انباء الغیب ۔ معجزہ نبوت

از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ کو غیب کی خبریں بتائی گئیں اور جن انباء الغیب کا تعلق زمانہ مستقبل سے تھا ان میں سے بہت کچھ پوری ہوئیں اور باقی بالضرور جلد یا بدیر پوری ہوں گی۔ بغیر کسی زمانی ترتیب کے ملحوظ رکھنے کے ہم چند انباء غیب عرض کرتے ہیں جو صحیح احادیث میں آئی ہیں۔

(۱) حضرت ابوہریرہ (المتوفی ۵۸ ھ) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فتن کے متعلق ارشاد فرمایا کہ زمانہ بہت جلدی جلدی گزرتا جائے گا (کہ عیش و استلزاز اور سائنسی ترقی کی وجہ سے سال مہینہ میں اور مہینہ ہفتہ میں اور ہفتہ ایک دن میں ختم ہو جائے گا' افادہ الخطابیؒ المتوفی ۳۳۸ ھ اور گویا ع مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑے جاتے ہیں) اور علم (دین) کم ہو جائے گا اور لوگ بخل سے کام لیں گے اور فتنے بکثرت نمودار ہوں گے اور قتل و غارت کا بازار گرم ہوگا۔ ۱۔ یہ سب امور ہمارے مشاہدے میں آچکے ہیں۔

(۲)۔ حضرت ابوبکرہؓ (نفیعؓ بن الحارث المتوفی ۴۹ ھ) فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علیؓ (المتوفی ۵۰ ھ) کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔ ۲۔ اور یہ صلح حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی دونوں جماعتوں کے درمیان حضرت حسنؓ کی کوشش سے انجام پائی تھی۔

۳۔ حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی' جب تک ارض حجاز سے آگ نہ نکلے جس کی روشنی میں بصریٰ کے مقام پر اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں ۳۔ حسب تصریح امام نوویؒ وغیرہ یہ آگ ۶۵۴ ھ میں ظاہر ہوئی ہے۔ اہل شام اور دیگر علاقوں کے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے اس کو دیکھا تھا اور تواتر کے ساتھ یہ چیز ان میں پھیلی تھی اور بعض اہل مدینہ نے بھی جو وہاں موجود تھے اس کا مشاہدہ کیا تھا۔

۴۔ حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ ایک وقت آئے گا جب کہ نہر فرات سے سونا نکلے گا' جو وہاں ہو وہ اس سے ہرگز نہ لے۔ ۴۔ کیونکہ اس خزانہ کے حصول کے سلسلہ میں ایسی زبردست لڑائی اور خونریزی ہوگی کہ صرف ایک فیصد آدمی بچیں گے ۵۔

(۵)۔ حضرت ابوہریرۃؓ ہی سے مروی ہے' وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک تیس کے قریب دجال اور کذاب رسالت اور نبوت کا دعوے نہ کریں حتیٰ کہ علم اٹھتا جائے گا اور زلزلے بکثرت ظاہر ہوں گے اور زمانہ متقارب ہوگا اور فتنے ظاہر ہوں گے۔ اور قتل کثرت سے ہوں گے اور مال کی بہتات ہوگی۔ یہاں تک کہ زکوۃ لینے والا کوئی

نہیں ملے گا اور لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اونچے اونچے مکانات تعمیر کریں گے اور مصائب کا اتنا ہجوم ہوگا کہ لوگ قبر کے پاس سے جب گذریں گے تو کہیں گے کاش یہ قبر میری ہوتی اور حتی کہ سورج مغرب سے طلوع کرے گا ۶۔ اور تیس کے قریب دجالوں اور کذابوں کا ذکر مسلم میں بھی ہے۔ ۷۔

(۶)۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ (المتوفی ۷۳ ھ) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنہ سے نہ ڈرایا ہو۔ مگر میں تم سے ایسی بات کہتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں کہی کہ دجال کانا ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ ۸۔ اور حضرت انسؓ (المتوفی ۹۳ ھ) کی مرفوع روایت میں ہے کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ماتھے پر) کافر کے الفاظ لکھے ہوئے ہوں گے۔ ۹۔

(۷) حضرت زینبؓ بنت جحش (المتوفاۃ ۲۱ ھ) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن پریشان حالت میں میرے پاس آئے اور فرمایا **لا الہ الا اللہ** عرب کی تباہی کے آثار نمودار ہو چکے ہیں' سد یاجوج ماجوج سے اتنی مقدار (جتنی انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو ملا کر درمیان میں حلقہ کی ہوتی ہے) کھل گئی ہے۔ میں نے سوال کیا حضرت کیا ہم ہلاک کئے جائیں گے ہم نیک لوگ ہوں گے؟ فرمایا ہاں جب فسق و فجور بڑھ جائے گا۔ ۱۰۔

(۸) حضرت حفصہؓ (المتوفاۃ ۵۴ ھ) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کو گرانے کے ارادہ سے ایک فوج آئے گی' اور جب بیداء کے قریب پہنچے گی تو سب کو بغیر ایک قاصد کے جو قوم کو جا کر خبر کردے گا زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ۱۱۔

(۹) حضرت ثوبانؓ (المتوفی ۵۴ ھ) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کے مشرق و مغرب کو میرے سامنے سمیٹ کر رکھ دیا اور مجھے سونے اور چاندی کے خزانے (جو قیصر اور کسریٰ کے خزانوں کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲) عطا فرمائے گئے ہیں۔ ۱۳۔ حضرت عمرؓ (المتوفی ۲۳ ھ) اور ان کے بعد دیگر خلفاء اور سلاطین اسلام کے ہاتھوں یہ بشارت پوری ہوئی۔ ۱۴۔

(۱۰) حضرت حذیفہؓ بن یمانؓ (المتوفی ۳۶ ھ) فرماتے ہیں کہ قیامت تک جو فتنے برپا ہونے والے ہیں میں ان کو جانتا ہوں اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے وہ بتائے ہیں ۱۵۔ اور ان کی دوسری روایت میں انہی فتنوں کی طرف اشارہ موجود ہے۔ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت تک کی کوئی چیز نہ چھوڑی' جو ایک خطبہ میں کھڑے ہو کر بیان نہ کر دی۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۰) اس مضمون کی روایت حضرت ابوزید بن عمر بن اخطبؓ سے بھی ہے' ۱۶۔ اور ابوداؤد ۱۷۔ کی روایت میں حضرت حذیفہؓ کی مرفوع روایت میں قائد فتنہ کی تصریح موجود ہے۔

(۱۱) اور حضرت نواسؓ بن سمعان کی طویل حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال شام اور عراق کے درمیان کسی درہ سے نکلے گا۔ اور دائیں بائیں ہر طرف شروفساد بپا کرے گا اور چالیس دن تک زمین پر رہے گا۔ پہلا دن ایک سال کا ہوگا۔ جس میں پورے سال کی نمازیں پڑھنی ہوں گی' اور دوسرا دن ایک مہینہ کا اور تیسرا ایک ہفتہ کا اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے' عجیب و غریب شعبدہ بازیاں

دکھاتا پھرے گا۔ مال و زر اس کے پیچھے چل پڑے گا' جو اس پر ایمان لائے گا وہ خوشحال رہے گا اور جو اس کی بات نہیں مانے گا وہ مصائب و آلام کا شکار ہوگا' ایک آدمی کو وہ قتل بھی کرے گا۔ اس اثنا میں حضرت عیسٰی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی سفید مینار ۱۸۔ پر (صبح کی نماز کے وقت ۱۹۔) نازل ہوں گے اور اس وقت انہوں نے دو زعفرانی رنگ کے کپڑے اوڑھے ہوئے ہوں گے حتیٰ کہ دجال لعین کو باب لد (جو بیت المقدس کے قریب ایک بستی ہے ۲۰۔) میں قتل کر دیں گے' اس کے بعد یاجوج ماجوج کا خروج اور ان کا زمین پر شرو فساد اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کا مع اپنے ساتھیوں کے طور پر پناہ لینا اور پھر یاجوج و ماجوج کی تباہی و بربادی کا طویل واقع بیان کیا گیا ہے۔ ۲۱۔

(۱۲) حضرت حذیفہؓ بن اسید (المتوفی ۴۲ ھ) فرماتے ہیں کہ ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے کہ اتنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' فرمایا تم کس بحث میں مشغول تھے! ہم نے کہا کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے' آپ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی۔ جب تک اس سے قبل دس علامتیں ظاہر نہ ہو جائیں۔ مشرق میں زمین کا ایک خطہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اور اسی طرح ایک حصہ مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں اور ایک قسم کا عالمگیر دھواں نکلے گا' دجال' دابتہ الارض اور یاجوج و ماجوج کا خروج ہوگا۔ سورج مغرب سے طلوع کرے گا' قعر عدن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ ۲۲۔

-۱۳) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا' قحط سالی صرف یہی نہیں کہ بارش نہ ہو' قحط سالی یہ بھی ہے کہ بارش تو بکثرت ہو مگر کوئی چیز زمین سے (کثرت سیلاب وغیرہ کی وجہ سے) پیدا نہ ہو۔ ۲۳۔

(۱۴) جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ حضرت ام حرامؓ بنت ملحان (المتوفاۃ ۲۷ ھ) (حضرت عبادہؓ بن الصامت (المتوفی ۳۴ ھ) کی اہلیہ محترمہ) فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ میں نے سوال کیا کہ حضرت آپ کے تبسم اور ضحک کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' مجھ پر میری امت کا ایک ایسا گروہ پیش کیا گیا ہے جو بھرپور دریا میں کشتیوں پر سوار ہو کر (جیسے بادشاہ کرسیوں پر جلوہ گر ہوتے ہیں) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ حضرت ام حرامؓ نے فرمایا' حضرت دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شریک ہونے کی توفیق دے۔ آپ نے دعا فرمائی۔ اسی روایت میں تصریح ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ (المتوفی ۶۰ ھ) کے عہد حکومت میں مجاہدین کا یہ قافلہ روانہ ہوا' اور کشتیوں کے ذریعہ سے اپنا سفر طے کر کے جب جزیرہ قبرص کے ساحل پر اترا تو حضرت امؓ حرام اپنی سواری سے گر پڑیں اور ان کو شہادت نصیب ہوئی۔ ۲۴۔

(۱۵) غزوہ خندق کے مشہور واقعہ میں اس کا ذکر ہے کہ جب خندق میں ایک بہت سخت چٹان سامنے آئی اور حضرات صحابہ کرامؓ اس کے توڑنے سے عاجز آگئے تو خود جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ گینتی لے کر خندق میں اترے' ایک ضرب لگائی تو ایک چمک پیدا ہوئی' آپ نے فرمایا' میرے سامنے کسریٰ کے شہر

اور اس کے آس پاس کے مدائن پیش کئے گئے ہیں' حضرات صحابہ کرامؓ نے فرمایا حضرت دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمارے ہاتھوں پر فتح کر دے۔ آپ نے دعا فرمائی' پھر دوسری ضرب لگائی تو فرمایا میرے سامنے قیصر کے اور اس کے آس پاس کے شہر پیش کئے گئے ہیں۔ حضرت صحابہ کرامؓ نے فرمایا۔ حضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قیصر کا ملک بھی ہم کو عنائت فرمائے۔ آپ نے دعا فرمائی' پھر تیسری ضرب لگائی' اور فرمایا' میرے سامنے حبشہ کا علاقہ پیش کیا گیا ہے' جب تک حبشی تمہارے ساتھ مصالحت کریں تو بھی ان سے نہ لڑو اور جب تک ترکی تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے جنگ کرنا ترک کردو ۲۵۔

(۱۶) حضرت ذی مخبرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' تم (مسلمان) عیسائیوں اور رومیوں کے ساتھ مصالحت کرو گے اور یہ صلح بڑی پر امن ہوگی' تم اور رومی و عیسائی ایک ایسی قوم سے لڑو گے جو تمہارے پیچھے کی جانب ہوگی' کئی سال لڑائی کے بعد تم ان پر غالب ہوگے اور بہت سا سازو سامان تمہارے ہاتھوں میں آئے گا۔ جب تم ایک سرسبز و شاداب علاقہ اور اونچے ٹیلوں پر فروکش ہوگے تو ایک عیسائی کہے گا صلیب کی وجہ سے فتح ہوئی' ایک مسلمان اس پر ناراض ہوگا اور صلیب کو توڑ دے گا'اور کہے گا کہ قربانی کے دنبے تو ہم بنے رہے اور فتح صلیب کی ہوئی؟ اس کے بعد عیسائی اور مسلمان آپس میں لڑ پڑیں گے اور ایک بہت بڑی خونریزجنگ کا آغاز ہوگا ۲۶۔ یہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا ہے انشاء اللہ تعالیٰ حرفاً" حرفاً" سب پورا ہوگا۔

(۱۷) حضرت معاذؓ بن جبلؓ (المتوفی ۱۸ ھ) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیت المقدس کی آبادی کا بڑھ جانا عرب کی تباہی کا پیش خیمہ ہوگا۔ اور عرب کی تباہی عالمگیر جنگ کا ذریعہ ہوگی اور اس عالمگیر جنگ کے بعد (کفار کے استیلاء کے بعد) قسطنطنیہ مسلمانوں کے ہاتھوں پر فتح ہوگا اور اس فتح کے بعد دجال کا خروج ہوگا۔ ۲۷۔ اور حضرت عبداللہؓ بن بسر (المتوفی ۸۸ ھ) کی روایت میں ہے کہ اس عالمگیر جنگ اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہوگا۔ اور ساتویں سال دجال نکلے گا ۲۸۔

(۱۸) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ دوسری اقوام تم پر ایسی مجتمع ہو کر حملہ آور ہوں گی جیسے بڑے پیالے اور دسترخوان پر لوگ کھانے پر اکٹھے ہو جاتے ہیں' ایک سائل نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت کیا ہم اس وقت تھوڑے ہوں گے؟ فرمایا نہیں تم بہت ہوگے' مگر خس و خاشاک کی طرح تمہاری کوئی وقعت نہ ہوگی تمہارا رعب دشمنوں پر نہیں ہوگا اور تمہارے دلوں میں وہن ہوگا۔ سائل نے پوچھا' حضرت وہن کیا ہے؟ فرمایا دنیا کی محبت اور موت کا ڈر۔ ۲۹۔

حوالہ جات

۱۔ بخاری ۲ر۱۰۶۴۔ ۲۔ ایضا ۲ر۱۰۵۳۔ ۳۔ بخاری ۲ر۱۰۵۴' مسلم ۲ر۳۹۳۔ ۴۔ بخاری ۲ر۱۰۵۴۔ ۵۔ مسلم ۲ر۳۹۱۔ (۶) بخاری ۲ر۱۰۵۴ ۷۔ مسلم ۲ر۳۹۷۔ ۸۔ بخاری ۲ر۱۰۵۵، ۹۔ بخاری ۲ر۱۰۵۶۔ ۱۰۔ بخاری ۲ر۱۰۵۶۔ (۱۱) مسلم ۲ر۲۸۸۔ (۱۲) نووی شرح مسلم ۲ر۳۹۰۔ ۱۳۔ مسلم ۲ر۳۹۰' ابوداؤد ۲ر۲۸۲ ۱۴۔ نووی شرح مسلم وغیرہ ۔ ۱۵۔ مسلم ۲ر۳۹۰۔ ۱۶۔ مسلم ۲ر۳۹۰ ۱۷۔ ابوداؤد ۲ر۲۲۶۔ ۱۸۔ یہ مسجد دمشق میں سوق حمیدیہ میں واقع ہے یہ ولید بن عبدالملک الامویؒ (المتوفی ۹۴ ھ) کے عہد میں تعمیر ہوئی تھی۔ اسکی تعمیر پر پانچ کروڑ روپیہ صرف ہوا تھا مگر سوء اتفاق سے وہ مسجد جل

باقی صفحہ ۲۷ پر